حرفِ بقا

حمد، نعت، منقبت و سلام

عاصم عاصی

جب سے ہاتھوں میں ہے قلم عاصیؔ
شوقِ حرفِ بقا میں رہتا ہوں

کتاب بہترین ساتھی ہے، اس کی حفاظت کیجئے

ISBN: 978-969-7430-23-9

زیرِ مطالعہ کتاب شاعر عاصم عاصیؔ کے ایما پر شائع کی گئی ہے اور اس کے جملہ حقوق اور ذمہ داری انہی کو مستحسن ہے۔ ادارہ اردو سخن ڈاٹ کام کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ قارئین تک بہترین اور اغلاط سے پاک ادبی مواد پہنچایا جائے اور اس ضمن میں ہر امکانی کوشش کو بروئے کار لایا جاتا ہے تاہم غلطی کی نشاندہی کا خیر مقدم کیا جاتا ہے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی درستی کی جائے۔

(ادارہ)

اردو شعری مجموعہ

حرفِ بقا

عاصم عاصیؔ

urdusukhan@urdusukhan.com www.urdusukhan.com

u اردو سخن

آرٹ لینڈ، گرلز کالج روڈ، اردو بازار چوک اعظم (لیہ) فون: 0302-7844094

اسٹاکسٹ: ادارہ فکرو دانش، الحمد پلازہ، اردو بازار لاہور

حرفِ بقا

عاصم عاصیؔ

گجرات (پنجاب)۔ پاکستان

موبائل: 6245492 343 92+

واٹس ایپ: 03400028712

اُردوسخن>>>

استحقاق: تمام تصرفات ''عاصم عاصیؔ'' کی تحویل میں ہیں

ناشر: اردوسخن ڈاٹ کام، پاکستان

نمودِاول: جنوری 2021ء

کمپوزنگ	:	انیس اعظم یاسر
سرورق:		ناصر ملک
طباعت:		شیرِ ربانی پریس، ملتان
قیمت:		500 روپے (20 یورو، 25 ڈالر)

urdusukhan@urdusukhan.com www.urdusukhan.com

u اردو سخن

آرٹ لینڈ، گرلز کالج روڈ، اردو بازار چوک اعظم (لیہ) فون: 0302-7844094

اسٹاکسٹ: ادارہ فکرو دانش، الحمد پلازہ، اردو بازار لاہور

اِنتساب

ابو جان

امی جان

اور

ان سے جڑے ہر رشتے کے نام!

فہرست

حمد باری تعالیٰ:

تجھ سے پہلے نہ کوئی اور ترے بعد کہیں 13

سلام ذاتِ یقیں، ہو سلام حرفِ دعا 14

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

سلام احمدؐ مرسل، سلام تجھ پہ سلام 15

عصمتوں کا جہاں ٹھکانہ ہے 17

حق کی جو لب بہ لب گواہی ہے 19

ثنا اس نبیؐ کی جو وجہِ جہاں ہے 20

وارثِ لوح و قلم کا صدقہ ہے 21

ہاشمیؑ ہیں اور مُطلبیؑ ہیں وہ 22

فاطمۃ الزہراؑ:

وہ جزوِ محمدؐ حجابِ خدا ہے 23

رسولؐ کے گھر نزول جس کا 25

طاہرہ طیبہ ہے فقط فاطمہؑ 27

حصہ مرسلؐ کی وہ رسالت کا 28

ہے حق کی قسم مجھ کو رسالت کی قسم ہے 29

آلِ مرسلؐ سے مودت ہے مجھے 30

مولائے کائنات علی علیہ السلام:

سلام رازِ یداللہ، جراتوں کے مدار 31

بستی بستی اُسی کے دم سے ہے 32

فیصلہ ہے کتابِ حق کا یہ 33

کب عالمِ فانی کو خبر ہے مرے قد کی 35

اُس کا مقروض ہر زمانہ ہے 36

علیؑ کے نور سے روشن وہ دیکھو صحنِ کعبہ ہے 37

کون مشکل میں ساتھ رہا؟ 39

حسن مجتبیٰ علیہ السلام:

سلام دستِ خدا پیکرِ کریم سلام 41

حسنؑ نورِ احمدؐ، خدا کا ولی ہے 42

حسنؑ سخاوت کا بہتا دریا 43

صلح کر کے حسنؑ امیر نے جب 44

سید الشہداء امام حسین علیہ السلام:

سلام دینِ محمدؐ کے تاجدار سلام 45

جلوہ گری اُسی کی، بڑائی حسینؑ کی 47

پیاسا تھا ایک، لشکرِ باطل پہ چھا گیا 48

سلام سبطِ تاجدارِ دوسرا 49

کب ہے نہاں جہاں سے صداقت حسینؑ کی 51

خونِ علیؑ ہے اور یہ لختِ بتولؑ ہے 53

خاک سے آب اچھال سکتا ہے 55
چشمِ چراغِ حق ہے تو دیں کا جمال ہے 56
رہبرِ بے مثال ہے شبیرؑ 57
امام زین العابدین علیہ السلام:
سجادؑ کی صورت سرِ بازار نہ دیکھا 58
سجادؑ سے ہے اوجِ عبادات جہاں میں 59
امام باقر العلوم علیہ السلام:
حسنؑ ہے نانا، حسینؑ دادا 61
امام جعفر صادق علیہ السلام:
یہ کتابِ حق کی تفسیر و بیاں 62
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:
راہِ ظلمت کے پیشواؤں نے 63
شاہِ خراسان امام رضا علیہ السلام:
مصداقِ انّما ہے تو دیں کا اصول ہے 64
امام محمد تقی علی السلام:
تقیؑ لقب ہے، خدا کی حجت 65
امام علی نقی علیہ السلام:
آپؑ پر ہے سلام، آپؑ پر ہے درود 66
امام حسن عسکری علیہ السلام:
یہ دوسرا حسنؑ ہے لقب جس کا عسکری 67
امامِ منتظر علیہ السلام:
سلام دینِ مصطفیٰؐ کے تاج ور 68

سمجھو پسِ اذان اشارہ امامؑ کا 69
جو کچھ بھی فرش پر ہے کہ عرشِ دوام میں 71
یہ جو مہلت ہے صدقہ ہے اس کا 72
معصومہ فاطمہ سکینہ علیہا السلام:
وہ سکینہؑ کے تھے سب مصائب جدا 73
ثانیِ زہرہ علیہ السلام:
تو دشتِ بے اماں میں ہے شبیرؑ کی بقا 75
مولا غازی عباس علمدار علی السلام:
ابنِ ابوتراب ہوں حیرت میں ڈال دوں 77
عباسؑ دو جہاں میں کوئی اور ہے کہاں 79
بیٹا ہوں مرتضیٰؑ کا، دعائے بتولؑ ہوں 80
عاشورا اُسی کے تابعِ موت وحیات تھی 81
سفیرِ حسینؑ مسلم بن عقیل علیہ السلام:
عقیلِ صحنِ رسولِ اکرمؐ 82
ابوطالب علیہ السلام:
عمرانؑ دینِ حق کا نگہبان باخدا 83
ذات تیری مدارِ کون ومکاں 84
سیدہ آمنہؑ بنت وہب، سیدہ فاطمہؑ بنتِ اسد امہات السیدین:
عظمتوں کی جن کی خاطر ہے سند 85
خدیجۃ الکبری علیہ السلام:
خدیجہؑ ہی کفوِ مصطفیٰؐ ہیں 87

شہزادہ علی اکبر علیہ السلام:
تُو ہی ہم شکلِ پیمبرؐ اکبرؑ 88
شہزادہ علی اصغر علیہ السلام:
اصغرؑ جو کارزارِ کربل میں آ گیا 89
شہزادہ حسن مثنیٰ علیہ السلام:
حسنؑ کا بیٹا، حسن مثنیٰؑ 90
شہزادہ قاسم علیہ السلام:
یوں اس کو آتی تھی جنگ سازی 91
شہزادہ زید ابنِ حسن علیہ السلام:
زیدؑ ابنِ حسنؑ شجرۂ باصفا 92
شہزادگان عون، محمد ابنِ عبداللہ علیہم السلام:
دشت میں عونؑ و محمدؑ دیکھو 93
بی بی فضہ علیہ السلام:
تجھے نبیؐ نے کہا ہے بیٹی 94
غدیر:
حکمِ خدا جو خُم پہ سنایا رسولؐ نے 95
اقصیٰ:
رکھ نظر میں حصار اقصیٰ کا 96
دینِ محمدؐ:
وہ جس کے ہے سجدے سے بچا دینِ محمدؐ 97
التجا:
اک التجا ہے تم سے اے قومِ باوقار! 100

سلامِ آخر:

ہر وقت کے ہر دور کے سلطان ؑسلامت 101

دعا:

یہ زر و لعل و جواہر ہیں برائے دنیا 105

حرفِ بقا:

العطش کی صدا میں رہتا ہوں 107

ان سروں کو سلام کرتے ہیں 109

زہراؑ کے علیؑ کے یہ پسر سبطِ پیغمبرؐ 111

شاہِ کربل کے افکار کا صدقہ ہے 113

تاریکیوں کے دہر کو انوار کر دیا 115

ہر حقیقت کو ہے سمجھا ہم نے 117

تخلیق جس سے لوح و قلم اور دوات کی 119

آلِ رسولِ حق کا یہ ہی مقام ہے 121

قلم سے نکلیں حروف جیسے کرامتیں ہوں 122

اک روز شہادت کی بھی تفسیر تو ہو گی 123

ایسا ہو کوئی صاحبِ دستار نہ دیکھا 124

کون کہتا ہے وہ سلطان سمجھ میں آیا 125

سیدھے رستے کے ہم مسافر ہیں 126

باپ سے حب ہے تو بیٹی سے عداوت کیسی؟ 127

عاصیؔ ہیں مگر حق کے طرفدار ہیں مولا 128

دیکھا ہے کس نے معرکہ پیاسے کا سر بہ سر 129

لب پہ جو حق بیان رکھتے ہیں 131

شاہِ اعظمؒ:

اک شاہِ اعظم تھا ایسا 133

قلندرؒ کی بارگاہ:

پہچانِ کبریائی قلندرؒ کی بارگاہ 141
سرکار سید صدا حسین جلالی 143
آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفیؒ 145

قطعات 146

حمدِ باری تعالیٰ

تجھ سے پہلے نہ کوئی اور ترے بعد کہیں
تو ہی یکتا تُو ہی واحد تو ہی بنیادِ یقیں

تو ہی مسجود ہے معبود ہے مقدورِ عطا
ہے روا تیری ہی سرکار میں بر خاک جبیں

سلام ذاتِ یقیں ، ہو سلام حرفِ دعا
سلام خانہء دل کے مکیں، سلام خدا

سلام خالقِ اکبر ، سلام ذاتِ احد
سلام قادرِ مطلق ، سلام ذاتِ بقا

سلام ربِ رحیم و کریم تجھ پہ سلام
سلام مصطفیٰؐ و آلِ مصطفیٰؐ کی رضا

سلام صاحبِ عرشِ عُلیٰ ، سلام جلی
سلام راحتِ قلب و جگر ، نظر کی جلا

سلام تجھ پہ ہر اک پارساؤ عاصیؔ کا
سلام ذاتِ الٰہی ، مدارِ روزِ جزا

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سلام احمدؐ مرسل ، سلام تجھ پہ سلام
سلام نبیوںؑ کے مطلق امام تجھ پہ سلام

سلام ذاتِ حبیبِ ؐخدا سلام سلام
سلام حق کی زباں، صاحبِ کلام سلام

سلام پیکرِ رحمت ، کرم نواز سلام
سلام صورتِ حق ، کبریا کا راز سلام

سلام حیدرؑ و زہراؑ کے دل کا چین سلام
سلام راحتِ قلبِ حسنؑ حسینؑ سلام

سلام روزِ قیامت کے تاجدار سلام
سلام عاصیوں کی راحت و قرار سلام

یا رب دعا بحقِ پیمبرؐ قبول ہو
آباد پھر سے کوچۂ بنتِ رسولؐ ہو

عصمتوں کا جہاں ٹھکانہ ہے
ہاں مجھے بھی مدینے جانا ہے

ہو کے مرسلؐ کے آستانے سے
قبرِ زہراؑ پہ سر جھکانا ہے

مرتضیٰؑ ہے تو مجتبیٰؑ کوئی
وہ محمدؐ کا جو گھرانہ ہے

سبطِؑ مرسلؐ وہ مہدیؑ ء برحق
بس وہی حجبتِ زمانہ ہے

فرش ہے دھول ان کے قدموں کی
عرش پر ان کا آنا جانا ہے

ہے جو کعبہ اُنھی کا گھر ہے وہ
سب سے پہلا جو آستانہ ہے

نام عاصیؔ ہے اور شاعر ہوں
نعتِ مرسلؐ مرا ترانہ ہے

حق کی جو لب بہ لب گواہی ہے
سب پہ میری ہی خیر خواہی ہے

نورِ وحدت کی پہلی لو میں ہوں
ذرے ذرے پہ میری شاہی ہے

میرے تلووں کو آسماں چومے
ہر ستارہ مری گواہی ہے

جانتے ہو مجھے میں مرسلؐ ہوں
بات میری خطِ الٰہی ہے

سن لو عاصیؔ بھی سب معظم بھی
بس وہ چاہت، جو میں نے چاہی ہے

ثنا اس نبیؐ کی جو وجہِ جہاں ہے
ہے محبوبِ باری ، خدا کی زباں ہے

کتابِ الٰہی بھی قولِ پیمبرؐ
ہے جو بھی حقیقت ، اسی کا بیاں ہے

وہ یٰسین بھی ہے، وہ طٰہٰ ، مزمل
وہی رحمتوں، حکمتوں کا کراں ہے

یہ چرخِ جہاں سب، مکین و مکاں سب
اُسی کا ہے گلشن، وہی الاماں ہے

زمیں کے پرت ہوں کہ افلاک عاصیؔ
ہے شاہی اسی کی جہاں تک جہاں ہے

وارثِ لوح و قلم کا صدقہ ہے
راہِ حق شاہِ اممؐ کا صدقہ ہے

نور جو شمس و قمر میں ہے عیاں
پیکرِ جاہ و حشم کا صدقہ ہے

روشنی دل میں، یہ سانسوں میں مہک
صاحبِ جود و کرم کا صدقہ ہے

مرتبہ یہ کعبۃ الکونین کا
مصطفیٰؐ کے اک قدم کا صدقہ ہے

خالقِ یکتا کی عاصیؔ آگہی
اُن کے کردار و قلم کا صدقہ ہے

ہاشمیؑ ہیں اور مُطّلبیؑ ہیں وہ
نورِ قلبِ آمنہؑ ہیں مصطفیٰؐ

مسکنِ مرسلؐ، ابو طالبؑ کا گھر
صحنِ عبداللہؑ کے شمس و ضحیٰ

فاطمۃ الزہراؑ

وہ جزوِ محمدؐ حجابِ خدا ہے
دو عالم میں اس کا جدا مرتبہ ہے

ہے اجرِ رسالت کی حق دار زہراؑ
وہی فصلِ کوثر ، وہی اِنّما ہے

یہیں سے ہوئی ابتدا کربلا کی
یہ جو مقتلِ حقِ زہراؑ بپا ہے

وہ جس در پہ اُترا تھا زہرا ستارہ
کہ بعد از محمدؐ وہی در جلا ہے

اُسی کے عدو پر تبرہ ہے واجب
اسی سے مودّت کا جنت صلہ ہے

نشاں قبر کا ہے نہ سایہ ہے اب تک
لحد فاطمہؑ کی وہ بے آسرا ہے

وہ حسنینؑ و محسنؑ کی مادر ہے عاصیؔ
وہ اُم ابیہا ، دمِ مرتضیٰؑ ہے

رسولؐ کے گھر نزول جس کا
ہے نام زہراؑ بتول جس کا
وہی تو ہے پردہء الٰہی
اسی کے شوہر کی بادشاہی

اُسی سے دیں کے اصول باقی
اُسی سے نسلِ رسولؐ باقی
اُسی کی خاطر یہ بحر و بر ہے
اُسی کا گھر تو خدا کا گھر ہے

وہ جس کے گھر کا جہاں پہ سایا
وہ جس کے بچوں نے دیں بچایا
اُسی کا ممنون ذرہ ذرہ
اُسی کے دشمن پہ ہے تبرہ

اُسی کے دم سے ہے دین دائم
اُسی کا پوتا امامِ قائم
اُسی کا کل اور یہ آج عاصیؔ
اُسی کے بیٹوں کا راج عاصیؔ

طاہرہ طیبہ ہے فقط فاطمہؑ
مرضیہ راضیہ ہے فقط فاطمہؑ
عابدہ زاہدہ ہے فقط فاطمہؑ
سیدہ ساجدہ ہے فقط فاطمہؑ

باخدا کائناتِ خدا میں کہیں
یہ وہ ہستی ہے جس کا تقابل نہیں

حصہ مرسلؐ کی وہ رسالت کا
وہ خدیجہؑ کی لاڈلی بھی ہے
اپنے بابا کی ماں ہے وہ عاصیؔ
فاطمہؑ پردہ ء جلی بھی ہے

در جلایا گیا ، ہاتھ اٹھایا گیا
بعد از مصطفیٰؐ یوں ستایا گیا
ہم نشیں سب مورخ بھی قاتل کے تھے
قتل زہراؑ ہوئی ، حق چھپایا گیا

ہے حق کی قسم مجھ کو رسالت کی قسم ہے
بنیادِ یقیں مجھ کو امامت کی قسم ہے

حسنینؑ کی مادر جو محمدؐ کی ہے بیٹی
ہے دیں کی بقا، مجھ کو دلالت کی قسم ہے

جز اس کی مودت نہیں ایمان مکمل
زہراؑ کے مجھے حق کی صداقت کی قسم ہے

جنت میں نہ پہنچے گا عدو بنتِ رسلؐ کا
زہراؑ کے ہے دشمن پہ جو لعنت کی قسم ہے

بے دین عدو فاطمہؑ زہرا کا ہے عاصیؔ
محراب کی منبر کی خلافت کی قسم ہے

آلِ مرسلؐ سے مودت ہے مجھے
حقِ زہراؑ کا طرف دار ہوں میں

مجھ کو ظالم سے ہے نفرت عاصیؔ
بندۂ احمدِ مختارؐ ہوں میں

مولائے کائنات علی علیہ السلام

سلام رازِ ید اللہ ، جراتوں کے مدار
سلام قبلہ و کعبہ کی داستانِ بہار
سلام اہلِ حقیقت کی جان، دل کے قرار
سلام درسِ قلندر کی داستانِ وقار

سلام دوشِ پیمبرؐ کے شہ سوار سلام
سلام دینِ محمدؐ کے اختیار سلام

بستی بستی اُسی کے دم سے ہے
قریہ قریہ علیؑ ولی کا ہے
ذاتِ علم الکتاب ہے حیدرؑ
رتبہ شیرِ جلی، علیؑ کا ہے

اوصافِ الٰہی کا وہی سرِ نہاں ہے
احمدؐ کا وصی ہے وہ ولی ربِ جلی کا
کرتا رہے حج چاہے پڑھے لاکھ نمازیں
اسلام کا دشمن ہے، جو دشمن ہے علیؑ کا

فیصلہ ہے کتابِ حق کا یہ
علم بنیادِ افضلیت ہے

ہے درِ شہرِ علم کون بتا؟
علم کس کی بتا حقیقت ہے؟

کس نے خیبر کا در اکھاڑا تھا؟
کون جو پیکرِ شجاعت ہے؟

کون سویا نبیؐ کے بستر پر؟
کون پھر ثانیءِ صداقت ہے؟

کس کی خاطر تھا خطبہء آخر؟
کس کی رائج ہوئی ولایت ہے؟

بعد از مصطفیٰؐ ، علیؑ حاکم
بس خدا کی یہی مشیت ہے

کس پہ اُتری ہے آیتِ تطہیر؟
کون عاصیؔ مدارِ عصمت ہے؟

کب عالمِ فانی کو خبر ہے مرے قد کی
بس میں ہی ہوں پہچان محمدؐ کی ، احد کی

جنت کی نہ خوشبو بھی کبھی سونگھ سکے گا
واللہ کہ جس نے بھی ولایت مری رد کی

نبیوںؑ کا میں ناصر ہوں میں ولیوں کا ہوں قبلہ
بس دھوم جہاں بھر میں ہے میری ہی مدد کی

اک ہاتھ سے میں نے ہی اکھاڑا درِ خیبر
مرسلؐ نے شجاعت کی مرے نام سند کی

گر مجھ سے وِلا ہو تو ہے عاصیؔ بھی معظم
ہے خوف اسے حشر کا ، وحشت نہ لحد کی

اُس کا مقروض ہر زمانہ ہے
وہ جو حیدرؑ کا آستانہ ہے

مانگ لینے کا ڈھنگ اگر آئے
دستِ حیدرؑ میں ہر خزانہ ہے

دوشِ مرسلؐ کہ بسترِ ہجرت
اُن کا ہر کام معجزانہ ہے

صاحبِ منبرِ سلونی بس
جس کا ہر امر عادلانہ ہے

تُو بھی عاصیؔ پکار حیدرؑ کو
انبیاؑ کا یہی ترانہ ہے

علیؑ کے نور سے روشن وہ دیکھو صحنِ کعبہ ہے
بہاریں رقص کرتی ہیں جہاں بھر میں اجالا ہے

وہ اندازِ جداگانہ ، نزولِ مرتضیٰؑ دیکھا
ستارے رقص میں دیکھے، فرشتوں کو جھکا دیکھا
ہوئے ہیں خوش محمدؐ جب نبوت کا صلہ دیکھا

زمین و آسماں سارے جہاں میں جشن برپا ہے
علیؑ کے نور سے روشن وہ دیکھو صحنِ کعبہ ہے

کہ پڑھ کر اسمِ اعظم جب درِ خیبر اکھاڑا تھا
وہ جس نے جیت لی بازی کہ مرحب کو پچھاڑا تھا
اُسی کے نام کے چرچے وہ جس نے کفر اُجاڑا تھا

وہی دستِ ید اللہ ہے اُسی کا ہر سو چرچا ہے
علیؑ کے نور سے روشن وہ دیکھو صحنِ کعبہ ہے

وہ دامادِ محمدؐ ہے ، وصیء مصطفیٰؐ ہے وہ
نبیؐ کا نور بھی ہے وہ ، جہاں بھر میں جدا ہے وہ
نبیؐ کے علم کا وارث ، سبھی کا آسرا ہے وہ

اسی کا نام حکمت ہے، اُسی کا نام سچا ہے
علیؑ کے نور سے روشن وہ دیکھو صحنِ کعبہ ہے

کون مشکل میں ساتھ رہا؟
کس پہ احمدؐ کا عشق طاری ہے؟

کون سویا نبیؐ کے بستر پر؟
کس کی مہرِ نبیؐ سواری ہے؟

کس کے بیٹے نبیؐ کے بیٹے ہیں؟
کس سے احمدؐ کی نسل جاری ہے؟

کس نے خیبر کا در اکھاڑا تھا؟
اُحد کی بازی کس نے ماری ہے؟

کس کی اک ضرب ہے سوا عاصیؔ؟
کس کی ہر ضرب، ضربِ کاری ہے؟

حق اس کا غصب کرلیا شہرِ رسولؐ نے
کوفہ میں خوں بہا دیا نفسِ رسولؐ کا

حسن مجتبیٰ علیہ السلام

سلام دستِ خدا پیکرِ کریم سلام
سلام صبر و رضا ، ہستیِ عظیم سلام

سلام ٹوٹے دلوں کے لیے بہار سلام
سلام ظلمتوں کے دور میں قرار سلام

سلام احمدِ مرسلؐ کے دیں کی زین سلام
سلام حیدرؑ و زہراؑ کے دل کا چین سلام

سلام تاج ورِ مسندِ رسولؐ سلام
سلام رہبرِ حق، دین کے اصول سلام

سلام اے حسنِ مجتبیٰؑ سلام سلام
سلام ارض و سماوات کے امام سلام

حسنؑ نورِ احمدؐ ، خدا کا ولی ہے
حسنؑ مطلقِ جانشینِ علیؑ ہے

حسنؑ تابِ حق اور قمرِ مبیں ہے
حسنؑ صحنِ زہراؑ کا پہلا نگیں ہے

حسنؑ بعدِ حیدرؑ وہ اسمِ عیاں ہے
حسنؑ مفلسوں کی مصمم اماں ہے

حسنؑ جس کی ہے صفت قرآنِ ناطق
حسنؑ حق و باطل میں فرقانِ صادق

حسنؑ شافعِ روزِ محشر ہے عاصیؔ
حسنؑ راہِ جنت کا راہبر ہے عاصیؔ

حسنؑ سخاوت کا بہتا دریا
حسنؑ ہے نسلِ کریمِ بطحا

حسنؑ ہے ناناؐ کا حُسنِ اول
حسنؑ ہے نورِ خدائے یکتا

صلح کر کے حسنؑ امیر نے جب
روحِ باطل کو بے نقاب کیا

پھر حقیقت عیاں ہوئی سب پر
سب نے پھر اپنا احتساب کیا

سیدالشہداءامام حسین علیہ السلام

سلام دینِ محمدؐ کے تاجدار سلام
سلام لشکرِ تشنہ کے شہسوار سلام

سلام ناطقِ قرآن ، دستِ لوح و قلم
سلام شاہِ عرب، دیں کے اختیار سلام

سلام سبطِ پیمبرؐ ، سلام جانِ بتولؑ
سلام خونِ علیؑ ، دستِ کردگار سلام

سلام داورِ محشر ، سلام مالکِ خلد
سلام ساقیءِ کوثر ، خطِ قرار سلام

سلام قاریٔ نوکِ سناں بہ کوفہ و شام
سلام دیں کی بقا ، دین کی بہار سلام

سلام دشت و بیابانِ کربلا کے شہید
سلام خلقتِ دارین کے مدار سلام

سلام حُر کے مقدر کی داستانِ حیات
سلام ہر دلِ عاصیؔ کے اعتبار سلام

جلوہ گری اُسی کی ، بڑائی حسینؑ کی
خالق نے کائنات بنائی حسینؑ کی

جس سمت بھی گیا ہوں خدا کے جہان میں
دیکھی ہے میں نے ہر سو خدائی حسینؑ کی

دیر و حرم ، کلیسا و عرشِ بریں تلک
چرچے حسینؑ کے ہیں، دُہائی حسینؑ کی

کہتے ہو گر بہت ہے تعلق مرا وہاں
مرسلؐ سے جا کے پوچھ جدائی حسینؑ کی

آباد اب رہے گا یہ عاصیؔ ، ابد تلک
دامن میں دین کے ہے کمائی حسینؑ کی

پیاسا تھا ایک ، لشکرِ باطل پہ چھا گیا
ایوانِ ظلم و جبر جہاں سے مٹا گیا

کاٹا عدو نے سر کہ حقیقت عیاں نہ ہو
پیغامِ حق وہ نوکِ سناں پر سنا گیا

مشہور جس کی روزِ ازل سے تھیں وحشتیں
دشتِ بلا کو شہرِ حقیقت بنا گیا

ہو کر بلند و بالا سناں کی وہ نوک پر
ہم اور ہیں تم اور ، جہاں کو بتا گیا

عاصیؔ کسی سے ایک بھی منزل نہ سر ہوئی
عشق و جنوں کی دیکھ وہ بستی بسا گیا

سلام سبطِ تاجدارِ دو سرا
سلام جانشینِ خیر الورا

سلام عشق کی حقیقتِ جلا
سلام پیشوائے منزلِ وفا

سلام نورِ لا شریک کی ضیا
سلام حق سرشت دستِ کبریا

سلام منزلِ مودتِ بقا
سلام خاندانِ عصمت و صفا

سلام شاہِ کاروانِ پارسا
سلام ساکنانِ دشتِ کربلا

سلام حکمتوں کی زینت و رضا
سلام اعتقادِ روح کی شفا

سلام نازِ انبیاؑ و اوصیاؑ
سلام اے تاجدارِ ہل اتٰی

سلام اہلِ خلدِ حق کے پیشوا
سلام عظمتوں کے حرفِ منتہا

سلام اے شہِ کریمِ کربلا
سلام عاصیوں کے حرفِ التجا

کب ہے نہاں جہاں سے صداقت حسینؑ کی
تصدیق کر رہی ہے عمارت حسینؑ کی

پڑھ کر کبھی تو آیتِ تطہیر دیکھیے
قرآں بتا رہا ہے طہارت حسینؑ کی

مانا کہ کربلا ہوا مسکن حسینؑ کا
لوح و قلم تلک ہے ریاست حسینؑ کی

دولت ، وفا و مہر کی کرب و بلا سے مانگ
سرتاجِ عشق و حق ہے اقامت حسینؑ کی

حر سا گناہ گار مقدر کو پا گیا
کس درجہ معتبر ہے قیادت حسینؑ کی

پیاسا تھا پھر بھی لشکرِ باطل پہ چھا گیا
ہے ماورائے عقل شجاعت حسینؑ کی

اپنا ہے وردِ آلؑ نبیؐ کے عدو پہ لعن
عاصیؔ ہمیں ملے گی شفاعت حسینؑ کی

خونِ علیؑ ہے اور یہ لختِ بتولؑ ہے
شبیرؑ کائنات میں فخرِ رسولؐ ہے

خالق نے اس کو مالکِ خلدِ بریں کیا
دنیا سخی حسینؑ کے قدموں کی دھول ہے

مرنا بھی ہے اُسی کی زیارت کے واسطے
اور جز غمِ حسینؑ یہ جینا فضول ہے

سجدے کو طول دے کے یہ مرسلؐ بتا گئے
شبیرؑ جس میں ہے وہ عبادت قبول ہے

ہر حال حکم اسی کا چلے گا جہان پر
جا گیر بس حسینؑ کی یہ ارض وطول ہے

توحید کی ہے مجھ کو، رسالت کی ہے قسم
بخشش ہو جز حسینؑ جہاں کی یہ بھول ہے

تنہا جو دشتِ کرب و بلا کو بسا گیا
عاصیؔ اُسی حسینؑ کی مدحت اصول ہے

خاک سے آب اچھال سکتا ہے
دشت دریا میں ڈھال سکتا ہے

دِن یہ روشن اُسی کے نور سے ہو
رات کو وہ اُجال سکتا ہے

پڑھ کے قرآن وہ سرِ نیزہ
سب کو حیرت میں ڈال سکتا ہے

دیکھ آ کر کبھی تو کربل میں
وہ زمانے کو پال سکتا ہے

دستِ خالق حسینؑ ہے عاصیؔ
مشکلوں کو جو ٹال سکتا ہے

چشمِ چراغِ حق ہے تو دیں کا جمال ہے
یکتا ہے کائنات میں تو بے مثال ہے

نانا ترا رسولؐ ہے اور ماں بتولؑ ہے
بھائی ہے مجتبیٰؑ کا تُو حیدرؑ کا لعل ہے

حق کو عروج تجھ سے ہے اس کائنات میں
نازاں تجھی پہ دین ہے تُو باکمال ہے

نابود تخت و تاجِ عداوت تُو کر گیا
باقی ہے نام تیرا ہی تُو لازوال ہے

تیرے عدو کو کب ہے سکوں دو جہان میں
تیرے ہی ذکرِ خیر سے عاصیؔ نہال ہے

رہبرِ بے مثال ہے شبیرؑ
ہستیٔ لازوال ہے شبیرؑ

چین مرسلؐ کے دل کا ، دیں کی لاج
وحدہٗ کا جلال ہے شبیرؑ

امام زین العابدین علیہ السلام

سجادؑ کی صورت سرِ بازار نہ دیکھا
پابندِ سلاسل کوئی بیمار نہ دیکھا

ہوں پور میں جس کے سبھی سر نوکِ سناں پر
کونین میں ایسا کوئی سالار نہ دیکھا

وہ جس نے لہو رو کے کیا دیں کو شفایاب
اس جیسا کوئی حق کا طرف دار نہ دیکھا

سجادؑ کے خطبے نے زباں کاٹ کے رکھ دی
بیعت کا کرے پھر کوئی اظہار نہ دیکھا

عاصیؔ رخِ سجادؑ کے بعد ارض و سما میں
تر آنکھ کے خوں سے کوئی رخسار نہ دیکھا

سجادؑ سے ہے اوجِ عبادات جہاں میں
سجادؑ خطِ عزتِ سادات جہاں میں

سجادؑ ہی پنج تنؑ کے خزانوں کا ہے مالک
بٹتی ہے اسی ہاتھ سے خیرات جہاں میں

سجادؑ جہاں بھر میں ہر اس نام کی زینت
جس نام سے پوری ہو مناجات جہاں میں

متلاشیٔ حق کے لیے ہے نورِ مجسم
مفلس کے لیے دستِ عنایات جہاں میں

پابندِ رسن ہو کے سرِ بزمِ جہالت
دے کون سکا ایسے بھی خطبات جہاں میں

اس درجہ سہا ظلم مگر ضبط نہ چھوڑا
تھی دنگ وہ مخلوقِ سماوات جہاں میں

جس درجہ سہے عابدِ بیمار نے عاصیؔ
ایسے بھی سہے کس نے ہیں صدمات جہاں میں

امام باقر العلوم علیہ السلام

حسنؑ ہے نانا، حسینؑ دادا
امیر ابنِ امیر بھی ہے

یہی ولایت کا پانچواں در
یہ کربلا کا سفیر بھی ہے

دلیلِ حق، دورِ پرفتن میں
سراج بھی ہے، منیر بھی ہے

علوم ورثہ، لقب ہے باقر
رسولؐ حق کی نظیر بھی ہے

یہ قلب کی روشنی ہے عاصیؔ
یہ راہِ حق کا نصیر بھی ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام

یہ کتابِ حق کی تفسیر و بیاں
ہے یہی علمِ لدنی کی زباں

ہے یہی قصرِ رسالتؐ کا نگیں
حق کیا جس نے عیاں کون و مکاں

پوچھ تو اپنے اماموں سے کبھی
وسعتِ تدریسِ صادقؑ ، الاماں

جس کے ہونے سے بہاریں علم کی
دور جس نے کی جہالت کی خزاں

صادقِؑ آلِ محمدؐ ہے لقب
اور کیا عاصیؔ کرے رفعت بیاں

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

راہِ ظلمت کے پیشواؤں نے
گھر اجاڑا رسولِ ؐ حاکم کا

طوق و زنجیر اب تلک عاصیؔ
نوحہ پڑھتے ہیں قیدِ کاظمؑ کا

شاہِ خراسان امام رضا علیہ السلام

مصداقِ انّما ہے تو دیں کا اصول ہے
بابا ہے مرتضیٰؑ ترا ، مادر بتولؑ ہے

تو آٹھواں چراغِ امامت جہان میں
مشہد ترا مدینہ، تو نفسِ رسولؐ ہے

امام محمد تقی علیہ السلام

تقیؑ لقب ہے، خدا کی حجت
جہاں میں بن کر قمر رہا ہے

ہزار دشمن نے سازشیں کیں
یہی نگیں معتبر رہا ہے

امام علی نقی علیہ السلام

آپؑ پر ہے سلام ، آپؑ پر ہے درود
معجزات، آپ کے دستِ حق سے عیاں

آپؑ دسویں وصی ہیں، لقب ہے نقی
رفعتوں کے فلک ، اے امامِ جواں

امام حسن عسکری علیہ السلام

یہ دوسرا حسنؑ ہے لقب جس کا عسکری
بابا ہے منتقم کا یہ مسموم آخری

بیٹا اُنھی کا پردۂ غیبت میں منتظر
عاصیؔ کہ جس کے ہاتھ میں ہے حق کی رہبری

امامِ منتظر علیہ السلام

سلام دینِ مصطفیٰؐ کے تاج ور
سلام عرشِ حق کے چودھویں قمر

سلام منبع ِ کرم ، سخا کا در
سلام خلقتِ خدا کے چارہ گر

سلام نورِ کبریا ِ لم یزل
سلام پیشوائے خلقِ بحر و بر

سلام وارثِ اثاثِ فاطمہ
سلام انتقام و عدل کی سحر

سلام تجھ پر اے امامِ منتقم
سلام تجھ پر اے امامِ منتظر

سمجھو پسِ اذان اشارہ امامؑ کا
ہوتا ہے صبح و شام پُکارا امامؑ کا

چاہے کرے قبول عبادت کہ رد کرے
دینِ رسولؐ پاک ہے سارا امامؑ کا

کرتا ہوں یادِ وارثِ کعبہ کو جس گھڑی
ہوتا ہے پھر مجھے تو نظارہ امامؑ کا

ہم کو عدو کا ڈر نہیں راہِ عمل میں کچھ
ہے ساتھ ساتھ اپنے سہارا امامؑ کا

تم کو نصیب قیصر و کسریٰ کے آب جو
ہم کو بہت جہاں میں دوارا امامؑ کا

لوح و قلم اسی کے، اسی کے یہ رات دن
شمس و قمر ہر ایک ستارہ امامؑ کا

عاصیؔ اسی کو خلد پکارے گی روزِ حشر
جس نے یقیں سے نام پکارا امامؑ کا

جو کچھ بھی فرش پر ہے کہ عرشِ دوام میں
کونین کا نظام ہے دستِ امامؑ میں

ہادیؐ سے ہو وِلا تو عبادت قبول ہے
کچھ بھی نہیں وگرنہ سجود و قیام میں

کس کے ظہور پر ہے قیامت رکی ہوئی
حق بات بھی بتا کبھی واعظ پیام میں

نائب وہی نبیؐ کا ، امامت اسی کی ہے
آتا ہے جس کا نام درود و سلام میں

عاصیؔ اُسے فروغ کی ملتی نہیں سند
نظمِ امامِ وقت نہیں جس نظام میں

یہ جو مہلت ہے صدقہ ہے اس کا
جس کی اس دور پر نیابت ہے

انتظارِ امامؑ ہے عاصیؔ
یہ جو ٹھہری ہوئی قیامت ہے

معصومہ فاطمہ سکینہ علیہا السلام

وہ سکینہؑ کے تھے سب مصائب جدا
دیکھ رکھا تھا باباؑ کا کٹتا گلا

سر وہ پیاسوں کے دیکھے جو نوکِ سناں
پیاس بھی تھی مگر پھر نہ پانی پیا

لمحہ سوئی نہ وہ کربلا تا قفس
ہائے مصداق وہ آیتِ انّما

دکھ سنائے سبھی رو کے دلگیر نے
قید خانے میں باباؑ کا سر جو ملا

بنتِ شبیرؑ کا بھی یہ مقروض ہے
دین یوں ہی نہیں مصطفیٰؐ کا بچا

کر گئی سب کو دلگیر پردیس میں
قید خانے میں اس پہ جو آئی قضا

جائے مدفن بھی تنہا بنا شام میں
باپؑ کا قرب، عاصیؔ نہ ماں کا رہا

ثانیٔ زہرہ علیہ السلام

تو دشتِ بے اماں میں ہے شبیرؑ کی بقا
ممنون دو جہاں ترے ، ممنون ہے خدا

تجھ سے اماں تھی کنبۂ مرسلؐ کو دشت میں
تو دستِ مصطفیٰؐ بھی ہے ،تو دستِ کبریا

خطبوں سے تیرے حق کی حقیقت عیاں ہوئی
تفریقِ حق و ظلم جہاں میں تری عطا

ہوتا نہ یہ سفر ترا ، جاتی نہ گر تو شام
تھا رائیگاں جہان میں سب کارِ انبیاؑ

تو گر اشارہ کرتی ، فنا تھا جہانِ کل
تھی تیرے اختیار میں کونین کی بقا

نانا ترا نبیؐ ہے تو بابا علیؑ ولی
بیٹی تو فاطمہؓ کی ، ترا مرتبہ جدا

عاصیؔ میں جانتا ہوں یہ زینبؓ کا صبر تھا
ورنہ مجال پاؤں میں آتی نہ علقما

مولا غازی عباس علمدار علیہ السلام

ابنِ ابو تراب ہوں حیرت میں ڈال دوں
تلوار کی میں نوک پہ لشکر اچھال دوں

ہانکوں جو ایک ضرب سے مع تخت و رخت سب
آلِ عدو میں فرشِ زمیں سے نکال دوں

انجام خود بتائے یہ میرے کمال کا
نیزے کو گر میں اشقیا اذنِ مقال دوں

اس وقت میرا پہرا ہے موت و حیات پر
مردے اٹھاؤں چاہے میں سانسوں کو ٹال دوں

سب کچھ بہا دے دشت سے دربارِ شام تک
دریا کو گر اشارے سے اذنِ مجال دوں

پانی تو میرے پاؤں کی ٹھوکر میں بند ہے
چاہوں تو میں خیام سے دریا اچھال دوں

عاصیؔ عدوئے دین سے عباسؑ نے کہا
بیٹا ہوں بُو تراب کا میں دشت ابال دوں

باطل کے طرف دار ڈریں حشر کے دن سے
عاصیؔ مرے ہاتھوں میں تو غازیؑ کا علم ہے

عباسؑ دو جہاں میں کوئی اور ہے کہاں
بے مثل اپنی ذات میں یہ تاجدار ہے

سایہ فگن یونہی نہیں عباسؑ کا علم
اس پر ہی کائنات کا دارو مدار ہے

بیٹا ہوں مرتضیٰؑ کا ، دعائے بتولؑ ہوں
عباسؑ میرا نام ہے، جزوِ اصول ہوں

عاصیؔ ہو کوئی چاہے معظم جہان میں
دینِ خدا اسی کا ، جسے میں قبول ہوں

عاشورا اُسی کے تابعِ موت و حیات تھی
مٹھی میں بند اسی کے صراطِ نجات تھی

دینِ خدا ، خدا کی خدائی، خدا قسم
عباس کی پناہ میں کل کائنات تھی

سفیرِ حسینؑ مسلم بن عقیل علیہ السلام

عقیلِ صحنِ رسولِ اکرمؐ
شہیدِ کوفہ امیر مسلمؑ

وہ جس کے بیٹے قتیلِ کوفہ
حسینؑ حق کے سفیر مسلمؑ

وہ جس کی لاریب تھی شجاعت
حسینؑ کے وہ نصیر مسلمؑ

یہ اہلِ کوفہ کا امتحاں تھا
تھے اہلِ حق کا ضمیر مسلمؑ

کیا تھا کوفہ کو فتح جس نے
دلاور و بے نظیر مسلمؑ

ابو طالب علیہ السلام

عمرانؑ دینِ حق کا نگہبان باخدا
عمرانؑ اپنے دور کا سلطان باخدا

عمرانؑ اس گھڑی تو خدا کی نگاہ تھے
عمرانؑ ہی نبیؐ کی مصمم پناہ تھے

عمرانؑ کم سنی میں رسالت کا آسرا
عمرانؑ شہرِ خالقِ اکبر کا لافتیٰ

عمرانؑ ہاشمی ہیں وہ مطلبؑ کے پھول ہیں
عمرانؑ ہی تو شجرۂ آلِ رسولؐ ہیں

عمرانؑ جس کے گھر میں نبوت کو چین ہے
عمرانؑ جس کی نسل سے عاصیؔ حسینؑ ہے

ذات تیری مدارِ کون و مکاں
ہے لقب تیرا سید البطحا

تو ہے عمرانؑ ، تو ابو طالبؑ
شاہِ مکہ تو وارثِ کعبہ

سیدہ آمنہؑ بنتِ وہب، سیدہ فاطمہؑ بنتِ اسد

امہات السیدین

عظمتوں کی جن کی خاطر ہے سند
آمنہؑ اور فاطمہؑ بنتِ اسد

اک کا بیٹا ہے امام الانبیاءؑ
اک کا بیٹا ہے امام الاوصیاءؑ

اک کا بیٹا دینِ حق کی آن ہے
اک کا بیٹا دینِ حق کی شان ہے

اک کا بیٹا شافعِ محشر بھی ہے
اک کا بیٹا ساقیِ کوثر بھی ہے

اک کا بیٹا ہے محمدؐ مصطفیٰ
اک کا بیٹا ہے علیؑ المرتضیٰ

خلق میں ہے یہ گھرانہ معتبر
آیتِ تطہیر ان کے بچوں پر

ان کا صدقہ ہے یہ بحر و بر سبھی
لوح و کرسی یہ دمن یہ در سبھی

ان کے گھر کو رب نے اپنا گھر کہا
یہ گھرانا باصفا اور ہل اتیٰ

ذاتِ اقدس جاودانی ان کی ہے
ہر جہاں پر حکمرانی ان کی ہے

بس میں عاصیؔ کعبۃ القوسین ہے
دھول ان کے پاؤں کی کونین ہے

خدیجۃ الکبری علیہ السلام

خدیجہؑ ہی کفوِ مصطفیٰ ؐ ہیں
وہ جن کی بیٹی بتولؑ بھی ہے

اُنھی کی دولت سے دیں میں وسعت
اُنھی سے نسلِ رسولؐ بھی ہے

شہزادہ علی اکبر علیہ السلام

تُو ہی ہم شکلِ پیمبرؐ اکبرؑ
منبع ء نورِ منور تو ہے

چین شبیرؑ کے قلب و جاں کا
آلِ یاسینؐ کا مصدر تو ہے

اس سے پہلے تھا محمدؐ لیکن
روزِ عاشور کا حیدر تو ہے

جو ترے بعد نہ جی پائی تھی
ایسی اجڑی کا مقدر تو ہے

بانگِ کربل کا موذن بھی تو
راحتِ قلبِ بَہتّر تو ہے

شہزادہ علی اصغر علیہ السلام

اصغرؑ جو کارزارِ کربل میں آ گیا
اک راز، رزم گاہِ کربل بنا گیا

بولا کلام بن کر دستِ حسینؑ پر
اصغرؑ کہ نینوا کے صحرا پہ چھا گیا

دستِ ستم سے کھا کر اصغرؑ گلے پہ تیر
تا حشر دیں رہے گا، دے کر دعا گیا

جو دیکھتی ہے دل سے روشن جو نور سے
وہ آنکھ تا قیامت ، اصغرؑ رلا گیا

سینچا گیا جو عاصیؔ باطل سے عمر بھر
ایوانِ اشقیا کو اصغرؑ مٹا گیا

شہزادہ حسن مثنیٰ علیہ السلام

حسنؑ کا بیٹا، حسن مثنیٰؑ
وہ جس سے نسلِ حسنؑ چلی ہے

جمال مثلِ حسنؑ ہے عاصیؔ
جلال میں صورتِ علیؑ ہے

شہزادہ قاسم علیہ السلام

یوں اس کو آتی تھی جنگ سازی
پلٹ دی لشکر کی اس نے بازی

لڑا تھا قاسمؑ کچھ اس ادا سے
قضا سے اس کو تھی بے نیازی

شہزادہ زیدابنِ حسن علیہ السلام

زیدؓ ابنِ حسنؑ شجرہ ء باصفا
علم کی داستاں، عزتِ اولیا

آپ بھی مصدرِ خاندانِ حسنؑ
آپ کی نسل کا سایہ ہے جابجا

شہزادگان عون، محمد ابنِ عبداللہ علیہم السلام

دشت میں عونؑ و محمدؑ دیکھو
جراتِ کم سنی کی حد دیکھو

لڑتے لڑتے وہ کہاں تک پہنچے
تیر کھا کر بھی کماں تک پہنچے

ابنِ جعفرؑ کی یہ تصویر بھی تھے
بنتِ زہراؑ کی یہ توقیر بھی تھے

مات افواج کو دیتے ہی گئے
اور دعا ماں کی یہ لیتے ہی گئے

لڑ کے باطل سے سرِ دشتِ بلا
باپؑ کا حق کیا دونوں نے ادا

بی بی فضہ علیہ السلام

تجھے نبیؐ نے کہا ہے بیٹی
تو لختِ خیر الانام فضہؑ

کہیں حسنؑ اور حسینؑ مادر
کریں فرشتے سلام فضہؑ

بتولؑ و حیدرؑ ہیں تیرے ممنون
ہے تیری ہستی دوام فضہؑ

رہی تو زینبؑ کا سایہ بن کر
مدینہ کربل کہ شام فضہؑ

وہ جس پہ اُتری ہے آیہ تطہیر
ترا بھی اس گھر میں نام فضہؑ

غدیر

حکمِ خدا جو خُم پہ سنایا رسولؐ نے
مومن کے دل کو چین تو منکر کو تیر ہے

عاصیؔ خوشی کا دن ہے مکمل ہوا ہے دین
شاہی علیؑ ولی کی ہے، عیدِ غدیر ہے

اقصیٰ

رکھ نظر میں حصار اقصیٰ کا
رہنِ کعبہ مدار اقصیٰ کا

ہو یہاں بھی تو سجدہ ریز کبھی
تجھ پہ ہے یہ اُدھار اقصیٰ کا

یہ بھی جزوِ دیارِ خالق ہے
قرض مسلم اُتار اقصیٰ کا

انتظارِ امامِ عصر میں ہے
خون روتا دیار اقصیٰ کا

جب تلک باقی ہے اذاں عاصیؔ
تب تلک ہے وقار اقصیٰ کا

دینِ محمدؐ

وہ جس کے ہے سجدے سے بچا دینِ محمدؐ
مظلومِ شہِ دیں کی عطا دینِ محمدؐ

پیاسوں کے تحمل پہ رہا رشک سراپا
اس دشت میں پُر یاس کھڑا دینِ محمدؐ

کم سن بھی ہوئے ذبح کہ بس تو رہے باقی
کیا تجھ کو نہیں غم یہ بتا دینِ محمدؐ

زہراؑ کا وہ بیٹا تھا، محمدؐ کا نواسہ
وہ تجھ پہ کٹا جس کا گلا دینِ محمدؐ

نکلا نہ بَہتّر کے سوا کوئی جہاں میں
دیتا رہا کربل میں صدا دینِ محمدؐ

تطہیر کی خالق نے جسے خود ہے سند دی
قربان ہوئی تجھ پہ ردا دینِ محمدؐ

تب خونِ خلافت بھی مدینہ بہ بسر تھا
بخشی ہے تجھے کس نے بقا دینِ محمدؐ

غاصب سے عداوت بھی ضروری ہے وگرنہ
ہو جائے نہ ہم سے یہ خفا دینِ محمدؐ

قرآن کا یہ حکم سنا پھر سے سبھی کو
وہ اجرِ رسالت ، وہ جزا دینِ محمدؐ

پھر کیوں ہے یہاں ہم پہ یہ پابندیٔ گریہ
وہ حزن کی آیات سنا دینِ محمدؐ

وہ ہاتھ کہ جس میں تری تقدیر چھپی ہے
اس حجتِ دوراں کو بلا دینِ محمدؐ

جو بانٹتے پھرتے ہیں جہالت سرِ منبر
دے تو ہی کوئی ان کو سزا دینِ محمدؐ

کس در سے تو ملتا ہے کبھی خود ہی بتا دے
بھٹکے ہوئے لوگوں کو پتا دینِ محمدؐ

بخشا ہے قلم مجھ کو تو یہ مجھ پہ کرم ہے
کر مجھ کو بھی تُو حرف عطا دینِ محمدؐ

شبیرؑ کا غم عام جو کرتا ہے جہاں میں
عاصیؔ اسے دیتا ہے دعا دینِ محمدؐ

ہیں گلشنِ بتولؑ کے سب پھول معتبر
قاسمؑ حسنؑ کا ہو کہ ہو اکبرؑ حسینؑ کا

التجا

اک التجا ہے تم سے اے قومِ باوقار!
ہو جائے اب ظہورِ حجت دعا کرو

مرکز ہے ایک گر، پھر ہم بھی تو ایک ہوں
آپس کی نفرتوں کو دل سے جدا کرو

ذکرِ حسینؑ زیبا ہے اہلِ علم کو
منبر رسولؐ کا ہے ، اس کی حیا کرو

شبیرؑ کا وہ سجدہ آئے نظر تمہیں
اس طرح غم میں ذہن و دل مبتلا کرو

عاصیؔ اگر ہو پڑھتے کلمہ حضورؐ کا
پھر آلؑ سے مودّت کی انتہا کرو

سلامِ آخر

ہر وقت کے ہر دور کے سلطانؐ سلامت
اے والیءِ دارین تری شان سلامت

اک دشت جو بے یار و مددگار ہے کب سے
تو جانتا ہے میرا طلب گار ہے کب سے

درکار اسے خون مرا لحم ہے ناناؐ
دشمن کو مگر اور کوئی وہم ہے ناناؐ

پھر کر نہ سکے کوئی وہاں ایسی وفا ہو
وہ کرب و بلا چاہتی ہے خاکِ شفا ہو

ہے سب کو اماں شہر ترے سب کے بھلے ہیں
بس تیرے طلب گار مرے ساتھ چلے ہیں

کچھ اور نہیں تجھ سے ہے اک عرض گزاری
غاصب کی ستائی ہوئی وہ درد کی ماری

ہاں جسم ہوں میں وہ مری جاں تیرے حوالے
وہ پہلو شکستہ مری ماں تیرے حوالے

آباد ترا شہر مدینہ رہے نانؐا
ہو اذنِ سفر مجھ کو نہیں لوٹ کے آنا

شرمندہ ہر اک اہلِ جفا ہو کے رہے گا
ہر کنجِ ستم گار فنا ہو کے رہے گا

اظہار نہ بیعت کا کبھی پھر یہ کرے گا
ہر دور کا غاصب مرے جوہر سے ڈرے گا

اس طرح ترا دین بچا جاؤں گا نانؐا
ذہنوں سے جہالت کو مٹا جاؤں گا نانؐا

تابندہ ترا دین ، ترا نام رہے گا
تا روزِ قیامت ترا اسلام رہے گا

حق بات جو ہو گی کبھی دم میرا بھریں گے
ہاں یاد مذاہب مری جرات کو کریں گے

ہر ہونٹ پہ چرچا مرے ایثار کا ہو گا
ہر گھر پہ علم میرے علم دار کا ہو گا

پیغام یہ کر کے میں بیاں جاؤں گا ناناؐ
حق بول سرِ نوکِ سناں جاؤں گا ناناؐ

ہم خونِ محمدؐ بھی ہیں، ہم نورِ احد ہیں
ہم آلِ محمدؐ ہیں عقیدوں کی سند ہیں

اس دور کا ہادی ہوں خدا کا میں ولی ہوں
ہاں غور سے دیکھو میں حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں

بس اس کو اماں ہو گی جو دم میرا بھرے گا
محشر میں یہی میرا علم سایہ کرے گا

اعمال سے پہلے سنو پوچھے گا الٰہی
توحید و رسالت کی امامت کی گواہی

توحید و رسالت کو ہمی نے کیا جاری
اسلام کی شہ رگ ہے ولایت یہ ہماری

جب حشر میں مخلوق پہ عقدہ یہ کھلے گا
ہر کار ولایت کے ترازو میں تلے گا

پھر حشر میں اک حشر بپا ہو کے رہے گا
دشمن جو ہمارا ہے فنا ہو کے رہے گا

عاصیؔ ہو معظم ہو کہ مغلوب کہ غالب
اللہ اسی کا ہے ہمارا ہے جو طالب

دعا

یہ زر و لعل و جواہر ہیں برائے دنیا
میرے کاسے میں بھی کچھ ڈال سوائے دنیا

علم کے باب تلک مجھ کو رسائی دے دے
میں نہ لوٹوں گا مجھے چاہے بلائے دنیا

لختِ مرسلؐ کی لحد پر بھی تو سایہ کر دے
جس کے صدقے میں ہے ساری یہ سرائے دنیا

قاتلِ امِ ابیہا بھی چڑھے دار و رسن
بس اسی شوق میں پنہاں ہے بقائے دنیا

اے خدا کیجئے تعجیلِ ظہورِ قائمؑ
ہر طرف سے یہی آتی ہے ندائے دنیا

وہ جو ہے مہدیؑ ءِ برحق ، جو نبیؐ کا ہے وصی
اس کے ہاتھوں سے ہو پھر رسمِ بنائے دنیا

اہلِ حق کو ملے حکمت بھی حکومت بھی یہاں
التجا ہے یہی عاصیؔ کی خدائے دنیا

ظلم کیسا یہ کربلا میں ہوا
ساری دنیا ہے ماتمی کیسی

حرفِ بقا

العطش کی صدا میں رہتا ہوں
خاکِ دشتِ بلا میں رہتا ہوں

مجھ کو وحشت جہانِ غافل سے
روزنِ ارتقا میں رہتا ہوں

مجھ سے واعظ غضب کی بات نہ کر
میں کرم کی جلا میں رہتا ہوں

خود میں رکھتا ہوں کربلا طاری
عشق کی انتہا میں رہتا ہوں

غم جہاں کا مجھے نہیں لاحق
غمِ آلِ عبا میں رہتا ہوں

جن کا سایہ جہانِ کل پر ہے
ان کے شرفِ عطا میں رہتا ہوں

کب جہالت کا صوف ہے مجھ پر
معرفت کی قبا میں رہتا ہوں

وردِ دم دم ہے لعن غاصب پر
لطفِ عہدِ جزا میں رہتا ہوں

جب سے ہاتھوں میں ہے قلم عاصیؔ
شوقِ حرفِ بقا میں رہتا ہوں

ان سروں کو سلام کرتے ہیں
کٹ کے بھی جو کلام کرتے ہیں

ذکرِ آلِ شہِ امم سے ہم
ذکرِ خیر الانام کرتے ہیں

ہم نے حجت سے لو لگائی ہے
انتظارِ امامؑ کرتے ہیں

جن کے در پر زمانہ جھکتا ہے
بات اُنھی کی غلام کرتے ہیں

خلد رکھتے ہیں دسترس میں ہم
آبِ کوثر کو جام کرتے ہیں

جس جگہ ذکر کربلا کا ہو
اس جگہ ہم قیام کرتے ہیں

ذکرِ ذبحِ عظیم سے عاصیؔ
غم کی دولت کو عام کرتے ہیں

زہراؑ کے علیؑ کے یہ پسر سبطِ پیغمبرؐ
یہ خلد کے مالک ہیں یہ محشر کے ہیں داور

تیری کوئی بیٹی پہ کرے ظلم تو کیا ہو
وہ فاطمہ زہراؑ ہے جو مرسلؐ کی ہے دختر

سب خونِ محمدؐ بھی ہیں، سب آلِ محمدؐ
عباس علمدارؑ ہو قاسمؑ ہو کہ اکبرؑ

کلمہ بھی پڑھے کینہ ءِ شبیرؑ بھی رکھے
ایسے بھی مسلمان سے کافر ہو تو بہتر

ہیں صاحبِ عزت یہ محمدؐ کے صحابہؓ
سلمانؓ ، ابوذرؓ ہو کہ مقدادؓ کہ قنبرؓ

وہ شیرِ خدا ہے وہ محمدؐ کا وصی ہے
جز حیدرِ کرارؑ بھلا کون دلاور

صدیق یہی ہے یہی فاروق ہے عاصیؔ
منبر بھی علیؑ کا ہے ، علیؑ صاحبِ منبر

شاہِ کربل کے افکار کا صدقہ ہے
دینِ نصرت کا پرچار کا صدقہ ہے

یہ اذانیں جو ہوتی ہیں شام و سحر
بنتِ زہراؑ کی گفتار کا صدقہ ہے

شاہِ لولاک کی ہے قسم ، فتحِ دیں
شاہِ مرداں کا ، کرارؑ کا صدقہ ہے

شیخ ! یوں ہی نہیں کعبہ قبلہ ہوا
شق ہوئی تھی جو، دیوار کا صدقہ ہے

تم جو مالِ غنیمت پہ آسودہ ہو
میرے مولاؑ کی تلوار کا صدقہ ہے

یہ جو دیں ہے شفایاب یوں ہی نہیں
کربلا کے یہ بیمار کا صدقہ ہے

ہے جو عاصیؔ درخشاں یہ نامِ وفا
شہ کا ، غازی علمدارؑ کا صدقہ ہے

تاریکیوں کے دہر کو انوار کر دیا
دشتِ بلا کو کس نے چمن زار کر دیا

ممنون کیوں نہ ہو یہ ابد تک حسینؑ کا
سر دے کے جس نے دین کو سرشار کر دیا

یوں ہی بھٹکتے ہم بھی کسی دُزد کی گلی
صد شکر رب نے حق کا طرف دار کر دیا

دل کو خدا نے بخشی مودّت حسینؑ کی
ہاتھوں کو پھر قلم کا سزاوار کر دیا

کارِ زیاں تھا ورنہ قیام و سجود بھی
آلِ نبیؐ کی چاہ کو معیار کر دیا

پیاسوں کی آس تھا جو سہارا تھا دشت میں
زینت وفا کی، اس کو علم دار کر دیا

عاصیؔ معلیٰ کر دیا کرب و بلا کو اور
شبیرؑ کو بہشت کا مختار کر دیا

ہر حقیقت کو ہے سمجھا ہم نے
خود کو دھوکے میں نہ رکھا ہم نے

حق میں باطل کو ملایا نہ کبھی
دل میں رکھا نہیں دھڑکا ہم نے

فاطمہؑ جز بھی مرا کل بھی ہے
حکمِ احمدؐ ہے جو مانا ہم نے

در جو مصداقِ یرید اللہ ہے
دیکھ رکھا ہے وہ جلتا ہم نے

ہم کو عمارؓ و ابو ذرؓ کی قسم
کیا قاتل پہ تبرّا ہم نے

خلد تک جائے درِ زہراؑ سے
بس یہی دیکھا ہے رستا ہم نے

دشتِ کربل تہِ خنجر عاصیؔ
سجدہ شبیرؑ کا دیکھا ہم نے

تخلیق جس سے لوح و قلم اور دوات کی
کربل کو چل پڑی وہ سحر معجزات کی

سب حاجیوں کی عقل پہ پردے پڑے رہے
کعبہ سے ہو کے نکلی تھی کشتی نجات کی

مانگی تھی جب پناہ ، فنا سے جہان نے
تقدیر پھر حسینؑ ہوئے کائنات کی

جس روز سے حسینؑ کا مسکن ہوا یہ دشت
اس روز سے بدل گئی قسمت فرات کی

افضل ہے موت آئے جو راہِ حسینؑ میں
مجھ کو طلب نہیں کسی آبِ حیات کی

رکھتا ہوں اپنے دل میں شہِ کربلا کا غم
کیوں ابتدا نہ خلد ہو اپنی برات کی

میری بساط کیا ، میں کہوں ان کی منقبت
عاصیؔ ہے بات ان کے فقط التفات کی

آلِ رسولِ حق کا یہ ہی مقام ہے
ان پر درود بھی ہے، ان پر سلام ہے

خلدِ بریں اُنھی کی، کعبہ اُنھی کا گھر
قائم اُنھیں کے دم سے سارا نظام ہے

ان کی ہے سب رعیت، صدقہ اُنھی کا سب
تحت الثریٰ تلک جو دنیا دوام ہے

ورنہ فنا تھا کب سے فانی جہان یہ
قائمؑ کا ہے یہ صدقہ ، یہ جو قیام ہے

وجہِ خدا یہی ہیں ، دستِ خدا یہی
کونین ان کے در کی عاصیؔ غلام ہے

قلم سے نکلیں حروف جیسے کرامتیں ہوں
زباں کھلے تو بیان پنجتنؑ کی عظمتیں ہوں

محبتیں حق حبیبؐ ِ خالق کی آلؑ کا ہے
عدوئے آلِ رسولؐ سے بس عداوتیں ہوں

بیان میں کر بیان بنتِ رسولؐ کا حق
قبول واعظ تمام تیری ریاضتیں ہوں

وصالِ مرشد ، وصالِ حجتؑ، وصالِ پنجتنؑ
دعا ہے رب سے تمام ہم پر یہ نعمتیں ہوں

حسینؑ کا غم ہے جس کے دل میں حسینؑ کا غم
قبول عاصیؔ تمام اس کی عبادتیں ہوں

اک روز شہادت کی بھی تفسیر تو ہو گی
کعبے میں بپا مجلسِ شبیرؑ تو ہو گی

شامت کا منافق کی وہ دن دور نہیں ہے
ہر گردنِ خناس پہ زنجیر تو ہو گی

جو آلِ محمدؐ کی ہے جاگیر پہ قابض
اس غاصبِ دوراں کی بھی تسخیر تو ہو گی

خوش ہوتا رہا جو درِ زہراؑ کو جلا کر
اس دشمنِ اسلام پہ تعزیر تو ہو گی

عاصیؔ غمِ شبیرؑ میں جو عمر گزارے
اس شخص کی پھر خلد میں جاگیر تو ہو گی

ایسا ہو کوئی صاحبِ دستار نہ دیکھا
حیدرؑ کی طرح صاحبِ کردار نہ دیکھا

ہاں بھاگتے دیکھے ہیں کئی رزمِ عمل میں
جز ایک کوئی حیدرِ کرارؑ نہ دیکھا

اسلام پہ جب عصر کو وہ وقت کڑا تھا
شبیرؑ سوا کوئی طرف دار نہ دیکھا

قاتل پہ ہے کیوں لعن سبب پوچھنے والو!
سولی پہ چڑھا میثمِ تمّار نہ دیکھا

ہاں جس کا علم زینتِ کونین ہو عاصیؔ
عباسؑ بجز کوئی علم دار نہ دیکھا

کون کہتا ہے وہ سلطان سمجھ میں آیا
جس کا مقدادؓ نہ سلمانؓ سمجھ میں آیا

کس نے مانا ہے بلا فصل علیؑ کو مولا
کس کے وہ شاہؐ کا اعلان سمجھ میں آیا

دل کو غاصب کا طرف دار بنائے رکھا
بات مرسلؐ کی نہ قرآن سمجھ میں آیا

بعد مرسلؐ کے طرف دارِ علیؑ تھے کتنے
اس گھڑی کتنوں کو ایمان سمجھ میں آیا

عمر تاریخ کے اوراق میں گزری عاصیؔ
کب محمدؐ کا گلستان سمجھ میں آیا

سیدھے رستے کے ہم مسافر ہیں
ہم ہی اول ہیں ہم ہی آخر ہیں

ہو تولّہ کہ پھر تبرہ ہو
حق بیانی میں ہم ہی ظاہر ہیں

بات اغیار کی نہیں کرتے
صرف آلِ عبا کے ذاکر ہیں

اپنی نسبت علیؑ کے در سے ہے
ہم ہی شیعہ ہیں، اس پہ فاخر ہیں

اور کوئی تعارف اپنا نہیں
ہم ہیں عاصیؔ، علیؑ کے شاعر ہیں

باپ سے حب ہے تو بیٹی سے عداوت کیسی؟
جو بنا رکھی ہے تم نے یہ شریعت کیسی؟

فاطمہ زہراؑ ہی صدیقہ ء کبریٰ ہیں فقط
بات جو حق ہے وہ کہنے میں ہزیمت کیسی؟

کلمہ ءِحق بھی ہے، غاصب کی طرف داری بھی
دینِ برحق میں یہ کرتے ہو عبارت کیسی؟

جس پہ اللہ کا ہے حکم نہ مرسلؐ کی سند
وہ خلافت کے لبادے میں حکومت کیسی؟

جس نے ہے مرسلِ صادقؐ پہ کیا شک عاصیؔ
چاکری کیسی ہے یہ اس کی محبت کیسی؟

عاصیؔ ہیں مگر حق کے طرف دار ہیں مولا
ہم خاکِ رہِ میثمِ تمار ہیں مولا

ہو اجرِ رسالت ادا ممکن نہیں لیکن
ہم آلِ پیمبرؐ کے پرستار ہیں مولا

کر مہدیؑ ء برحق کا ہمیں بھی تو سپاہی
ہم لوگ اسی امید پہ سرشار ہیں مولا

قاتل پہ تبرّہ تو وتیرہ ہے ہمارا
ہم بنتِ محمدؐ کے عزادار ہیں مولا

مولا درِ شبیرؑ کا ہم کو بھی سفر دے
مس ہونے کو تشنہ لب و رخسار ہیں مولا

دیکھا ہے کس نے معرکہ پیاسے کا سر بہ سر
لشکر اٹھا کے پھینک دیے پشتِ تیغ پر

کثرت کے جو غرور میں تھمتے نہ تھے کہیں
پیاسے نے وہ دکھا دیے لشکر پچھاڑ کر

دونوں طرف ہی دیکھیے محوِ کلام ہے
رکھا ہے جسم خاک پہ نوکِ سناں پہ سر

جز کربلا یہ کس کو ملیں سرفرازیاں
اک ہے زمیں پہ ایک معلیٰ ہے عرش پر

عاصیؔ وہ فوجِ اشقیا ایجاد اسی کی تھی
مصداقِ انّما کا جلایا تھا جس نے در

اک یہی ہے فقط رازِ عشق و وفا
کربلا کربلا کربلا کربلا

لب پہ جو حق بیان رکھتے ہیں
سیس وہ بر سنان رکھتے ہیں

رغمِ دنیا سے کیسی گھبراہٹ
رب کی رحمت پہ دھیان رکھتے ہیں

وردِ حیدرؑ نماز ہے اپنی
مثلِ میثم زبان رکھتے ہیں

اپنی چھت پر علم ہے غازیؑ کا
بس یہی اک نشان رکھتے ہیں

جن کو حق نے سند عطا کی ہے
بس اُنھی کی امان رکھتے ہیں

یہ جہاں بھی علیؑ کے شیعوں کا
خلد میں بھی مکان رکھتے ہیں

ہم کو خوفِ خدا ہے بس عاصیؔ
جس کے قبضے میں جان رکھتے ہیں

شاہِ اعظمؐ

اک شاہِ اعظم تھا ایسا
جس کی تھی سب سے شان جدا

محبوب کہا زردار کیا
خالق نے دیا اُسے گھر اپنا

ہے کعبہ میرا گھر لیکن
تو ہی مالک ہے اس گھر کا

عمرانؑ بھی میری حجت ہے
مسکن کر گھر بوطالب کا

سردار بنے جو پھرتے ہیں
ہر حاکم پر تو حکم چلا

سر خم جو کرے تیرے آگے
اس کو میں عزت بخشوں گا

جو تجھ سے لڑے محبوبؐ مرے
اس کو میں ابتر کر دوں گا

تجھ کو دوں گا میں اک بھائی
تو ان سے ہرگز مت ڈرنا

میری اس میں طاقت ہو گی
ہر سمت ترا ہو گا چرچا

یہ شہؐ نے حقیقت منوائی
سب کا مالک ہے ایک خدا

کعبہ بھی کیا قبلہ اس نے
شہؐ پر قرآن بھی اُترا تھا

اسلام کے چرچے عام ہوئے
یوں دین جہاں بھر میں پھیلا

وہ شہؐ کو رب نے ملکہؑ دی
ہر اک جس کا مقروض رہا

پھر خالق نے اک بیٹی دی
جو شہؐ کا کل سرمایا تھا

یہ بیٹی میری ماں بھی ہے
یوں رتبہ اس کا بتلایا

اسے عام سمجھنا ہرگز مت
ہے عہدہ اس کا حجاب اللہؑ

ہاں اس سے مودت لازم ہے
یہی ہے مصداقِ قل قربیٰ

پھر رب نے کہا شادی کر دو
عم کا بیٹا داماد ہوا

پھر نانا بنا شاہِ اعظمؐ
ساتھ اس کے خالق بھی خوش تھا

کبھی آتے کپڑے جنت سے
کبھی ناناؐ بنتے تھے گھوڑا

سبطین نہیں یہ بیٹے ہیں
سُن! شہؑ سے خالق نے یہ کہا

یہ تجھ سے اور تو ان سے ہے
ہر شخص کو یہ فرمان سنا

ہر سمت بہاریں رقصاں تھیں
یوں شہؑ کا چمن آباد ہوا

تم پاس مرے اب لوٹ آؤ
یہ حکمِ الٰہی آ پہنچا

داماد کو اپنا نائب کر
من کنتُ سب کو حکم سنا

اس حکم سے خوش تھے سب مومن
دشمن کے ہوئے اوسان خطا

سب چھوڑ گئے بے گور و کفن
اس حال میں شہؑ نے کوچ کیا

نائب سے چھینا تخت و تاج
محراب و منبر غصب ہوا

وارث تھی باپؐ کے ورثے کی
شہؐ کی بیٹیؑ سے حق بھی چِھنا

پھر آگ لگا دی اس در کو
وہ جس پر شاہ بھی تھا رکتا

بیٹی نے آہ و بکا جب کی
تو پھینکا اس پر در جلتا

یوں گہری تھیں اس کی چوٹیں
وہ ساتھ گیا جو زخم لگا

اک بیٹا شہؐ کی بیٹی کا
تھا محسنؑ نام شہید ہوا

وہ کچھ ہی روز رہی زندہ
تھا اس نے اتنا ظلم سہا

کچھ زہر سے کچھ تہِ تیغ کیے
ہاں ظلم رہا یوں ہی بڑھتا

چنوایا گیا دیواروں میں
کوئی زندانوں کی نذر ہوا

سب شہؑ کی نسل کشی کر دی
اس حد تک ان کا ظلم بڑھا

ہاں آلِ شاہؑ ِ اعظم سے
ہے رب نے ایک بچا رکھا

وہ آنکھ سے بے شک اوجھل ہے
پر سب کو ہے وہ دیکھ رہا

بس اذنِ رب ہو جائے تو
وہ منظر پر آجائے گا

ہر سمت اسی کے جلوے پھر
ہر آنکھ میں ہو گا نور اُسؑ کا

مینار بغاوت کے ڈھا کر
وہ عدل سے بھر دے گا دنیا

سب منکر شہؐ کے، قبروں سے
اک ٹھوکر سے وہ اٹھا لے گا

پھونکے گا سانسیں مُردوں میں
وہ سب کے دے گا وہم مٹا

ہر ظالم سے لے گا عاصیؔ
وہ آلِ شہؐ کا ہر بدلا

صفاتِ قلب و نظر اور آگہی کے لیے
غمِ حسینؑ ضروری ہے زندگی کے لیے

قلندرؒ کی بارگاہ

پہچانِ کبریائی قلندرؒ کی بارگاہ
پنجتنؑ پہ جاں فدائی قلندرؒ کی بارگاہ

باطل کہ خیمہ زن ہے ذرا دیکھ اردگرد
ہے حق تلک رسائی قلندرؒ کی بارگاہ

کس سمت در فلاح کا اور ہے رہِ نجات
کرتی ہے پیشوائی قلندرؒ کی بارگاہ

کربل بقائے عشق و شریعت کا ہے وجود
دیتی ہے یہ دہائی قلندرؒ کی بارگاہ

ہوتا نہ آشنائے حقیقت یہ ہند و سندھ
حق کی ہے رہ دکھائی قلندرؒ کی بارگاہ

کرب و بلا میں گونجی تھی ہل من کی جو صدا
ہر سمت دے سنائی قلندرؒ کی بارگاہ

عاصیؔ درِ بقا پہ رسائی کا اذن مانگ
بھرتی ہے دم خدائی قلندرؒ کی بارگاہ

سرکار سید صدا حسین جلالی

تو سخی اور تو تونگر ہے
تو ہی اس دور کا قلندر ہے

تو نے بخشا شعور ذہنوں کو
تو قسیمِ غمِ بَہتّر ہے

تو نے بتلا دیا زمانے کو
کون ہیرا ہے کون پتھر ہے

ربطِ کرب و بلا ترے اندر
غمِ شبیرؑ کا تو منظر ہے

تجھ سے روشن دلِ عزا خانہ
دورِ ظلمت میں تو ہی اختر ہے

تیری محنت سے ہیں عزا خانے
خود میں لشکر ہے تو قدآور ہے

ورد تیرا صدا صداؑ ہر دم
تو ہی عاصیؔ کے دل کے اندر ہے

آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفیؒ

اس دورِ پرفتن میں ہیں آسرا یہی
نائب امامِ حق کے بالواسطہ یہی

عالم، یہ متقی بھی درویش بھی یہ ہیں
اہلِ نظر یہ اہلِ دل، باصفا یہی

اس دورِ تیرگی میں مثلِ چراغِ حق
کس سمت ہے رہِ حق سے آشنا یہی

قائم رہے یہ نعمت صدقہ حسینؑ کا
رب سے ہے التجا اور اپنی دعا یہی

حامد ہے نام ان کا اور موسوی ہیں یہ
روحِ عبادتوں کی عاصیؔ بقا یہی

قطعات

کلمہ پڑھتے ہیں مصطفیٰؐ کا ہم
اور محبت کو عام کرتے ہیں
راغبِ آلِ مصطفیٰؐ جو ہوں
ان کا ہم احترام کرتے ہیں

سنتا ہوں خدایا میں یہ ماتم کی صدائیں
تاحشر سلامت تری توحید رہے گی
شبیرؑ کا ماتم ہے مری عین عبادت
جب تک ہے مری سانس یہ تجدید رہے گی

خود کو ہر غم سے زمانے کے بچا رکھا ہے
ہم نے بھی دل میں غمِ آلِ عباؑ رکھا ہے
دست بستہ ہی گزر جاتے ہیں طوفاں عاصیؔ
چھت پہ جو پرچمِ عباسؑ لگا رکھا ہے

مرسلؐ سے کیا وعدہ ہر اک حکم بھلایا
حیدرؑ کو ستایا ، کبھی زہراؑ کو رلایا
رکتے تھے محمدؐ ، جہاں جھکتے تھے فرشتے
جس گھر کی یہ عظمت تھی وہ گھر کس نے جلایا

ہے جو پہلا عدوئے آلِ نبیؐ
ہاں جلایا تھا جس نے در عاصیؔ
موجبِ کربلا وہی قاتل
خونِ حیدرؑ اسی کے سر عاصیؔ

آلِ رسولِ حقؐ سے مودت بھی شرط ہے
زہراؑ کے قاتلوں سے عداوت بھی شرط ہے
جس طرح شرطِ دیں ہے رسالت رسولؐ کی
اس طرح مرتضیٰؑ کی ولایت بھی شرط ہے

سب مقفل خدا کے گھر سے ہوئے
اس سے بڑھ کر ہو کیا سزا عاصیؔ
جس پہ اُتری تھی آیتِ تطہیر
بس وہی در کھلا رہا عاصیؔ

صدقہ حسنؑ حسینؑ کا سب آب و دانہ ہے
مقروض اُنھی کے در کا یہ سارا زمانہ ہے
نانا نبیؐ ، پدر ولیؑ، مادر حجابِ حق ؑ
قرآن حرف حرف اُنھی کا ترانہ ہے

عصیاں سے ہو گی درگزر کیونکر نہ اس غلام کے
مرشد کے ساتھ جاؤں گا میں روبرو امامؑ کے
عاصیؔ ثنائے پنجتنؑ ، میرے قلم کی ہے بقا
ہوں گے بروزِ حشر بھی چرچے مرے کلام کے
---تمت بالخیر---

شعر کو اعتبار بخشنے کے لیے شاعر کو جس اذیت سے بار بار گزرنا پڑتا ہے، اس کا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں کیونکہ اس کا ادراک حاصل کرنے کے لیے اسے یعنی شاعر کو اپنے اندر کی تہذیب کرنا پڑتی ہے۔شعر میں کربِ ذات کا دکھ جب تک شاعر کی اعلیٰ فنی اور تخلیقی مہارت کے سبب قاری کے دل سے گزرتا ہوا اُس کی جمالیاتی حس کی روح کے آر پار نہیں ہو جاتا، شعر نہیں کہلاتا۔ عاصم عاصی شعر کی اسی جمالیاتی حس کے کرب میں مبتلا ہے، اسی لیے اُس کو ایک اچھا شاعر تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ پروردگار اُس کے حرف کو روشن کرے۔

سعید قیس

(بحرین)

Retail Price
500.00

urdusukhan@hotmail.com
nasimalik.01@gmail.com
https://twitter.com/urdusukhan
https://www.facebook.com/ [illegible]

ISBN
9 789697 430239

www.urdusukhan.com
ART LAND, Chowk Azam. Distt. Layyah (Punjab) Pakistan